سنہرے نقوش

دِلوں پر نقش ہونے والے سنہرے واقعات

عبدالمالک مجاہد

دار السلام
DARUSSALAM

مضامین

عرض ناشر 09

تقدیم 13

تقوی کے ثمرات 19

پروردگار کے فیصلے کا خیر مقدم 22

راہ اخلاص ووفا میں جانوں کا نذرانہ 25

مرقدِ نبوی کے خلاف گھناؤنی سازش 32

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زندگی کا آخری دن 39

بہادر ڈاکو حجاج کی عدالت میں 43

کس کس کا ہاتھ میرے گریباں میں آئے گا 53

وعدے کی پاسداری 57

عدل کے بغیر حکومت قائم نہیں رہ سکتی 62

دجال کا جاسوس 64

ظلم کا بدلہ 69

باپ سے بدسلوکی کا بھیانک انجام 73

خبردار! دشمن ہمہ وقت موقع کی تلاش میں ہے 75

تقویٰ کے ثمرات

ایک رات امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ [1] اپنے خادم کے ساتھ گشت کے لیے نکلے۔ وہ مدینے کی گلیوں میں لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لیے گھومتے پھرتے رہے۔ چلتے چلتے انھیں تھکاوٹ محسوس ہوئی۔ وہ ایک گھر کی دیوار سے ٹیک لگا کر آرام کی غرض سے کھڑے ہو گئے، اتنے میں صبح بھی روشن ہو گئی۔

اس گھر کے اندر سے ایک بوڑھی عورت کی آواز آ رہی تھی۔ وہ اپنی بیٹی کو دودھ میں

---

[1] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ 583ء میں مکہ میں پیدا ہوئے اور 644ء میں مدینہ منورہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی کنیت ابو حفص تھی۔ جرأت و بے باکی کا مجسمہ تھے۔ سچی بات علی الاعلان کہہ دیتے تھے۔ آپ ساڑھے دس سال منصب خلافت پر مامور رہے۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت آپ کے عہد کا زریں کارنامہ ہے۔ آپ اسلام کے اتنے بڑے جرنیل تھے کہ آپ نے اپنے عہد کی دو عظیم سلطنتوں ایران اور روم کو شکست فاش دے کر اسلام کا پرچم دور دور تک لہرا دیا آپ کی صفات و حسنات بے پایاں ہیں۔ ان کے تذکرے کے لیے ایک ضخیم کتاب بھی ناکافی ہے۔ اعمال بدل جانے سے نتائج بھی بدل جاتے ہیں۔ حضرت عمر ایمان اور حسنِ عمل کی جس معراج پر تھے اُس کا نتیجہ یہ تھا کہ ساری دُنیا کی باطل قوتیں ان کے آگے سرنگوں ہو گئیں۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کو چھوڑ کر ذلت و ہلاکت کی جس انتہا کو پہنچ گئے ہیں، وہ سراسر ہمارے کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ اس میں کسی دوسرے کا کیا قصور؟

؎ یوں ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرتِ انسان پر
کارِ بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر!

پانی ملانے کا حکم دے رہی تھی لیکن لڑکی ماں کے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر رہی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ امیر المومنین نے دودھ میں پانی ملانے سے منع کیا ہوا ہے اور بذریعہ منادی اس کا اعلان بھی کرا دیا ہے۔

ماں نے بیٹی سے کہا: کیا اس وقت عمر تمھیں دیکھ رہا ہے جو تم اس سے ڈر رہی ہو؟

لڑکی نے جواب دیا:

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ يَرَانَا فَإِنَّ رَبَّ عُمَرَ يَرَانَا

"اگر عمر ہمیں نہیں دیکھ رہا تو کیا ہوا، عمر کا رب تو یقیناً ہمیں دیکھ رہا ہے۔"

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس نوجوان لڑکی کی دینداری و امانت داری سے بہت مسرور اور متاثر ہوئے۔ غلام سے فرمایا کہ اس گھر کو نظر میں رکھو۔ دن چڑھے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ وہ سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام عمارہ ہے۔ جب یہ معلوم ہوا کہ وہ ابھی کنواری ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام بیٹوں کو بلوایا اور پوچھا کہ تم میں سے کون اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے؟

ان کے بیٹے عاصم کہنے لگے کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ ان کے لیے امیر المومنین نے اس لڑکی کا رشتہ مانگ لیا اور عاصم کی شادی اس نیک بخت لڑکی سے ہو گئی۔ عاصم کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔ اُس کا نام ام عاصم رکھا گیا، یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں، جب سن بلوغت کو پہنچیں تو ان کی شادی مروان بن حکم کے بیٹے عبدالعزیز سے ہوئی۔ اب ام عاصم کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا، اس کا نام انھوں نے اپنے دادا کے نام پر عمر رکھا۔ یہ وہی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں جو خلیفۃ المسلمین بنے جنھیں پانچواں خلیفہ راشد بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے دور میں اسلام کا شباب لوٹ آیا تھا۔ یہ ثمرہ تھا ایک نیک اور متقی

لڑکی کی خدا خوفی کا......۔ [1]

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عہد (99ھ تا 101ھ) میں بنوامیہ نے اپنی ناجائز جائیدادیں ضبط ہونے سے بچانے کے لیے ان کی پھوپھی فاطمہ بنت مروان کو سفارشی بنا کر ان کے پاس بھیجا، انھوں نے پھوپھی کو سمجھا بجھا کر واپس کردیا۔ فاطمہ نے واپس آکر بنوامیہ سے کہا: ''تم نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی پوتی سے رشتہ کیا تھا، لہٰذا وہی فاروقی رنگ اُن کی اولاد میں بھی موجود ہے۔''

[1] یہ واقعہ تاریخ کی متعدد کتابوں میں مذکور و معروف ہے۔ دیکھیے تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، تالیف: علامہ ابن جوزی (104)

پروردگار کے فیصلے کا خیر مقدم

بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار تھا۔ اُس نے پہاڑ کی کھوہ میں اپنا مسکن بنا رکھا تھا۔ وہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل تھا، لوگ بھی اس کی نظروں سے دور تھے۔ اس کے قریب پانی کا ایک چشمہ تھا جس سے وہ وضو کرتا، اپنی تشنگی دور کرتا اور نباتات سے اپنی غذا حاصل کرتا تھا۔ دن کو روزے سے رہتا اور رات اللہ کی عبادت میں گزارتا۔ اس کا ہر پل اور ہر لمحہ اطاعت و بندگی کی نذر ہوتا تھا، چنانچہ سعادت و کامرانی کے آثار اس کے چہرے سے نمایاں تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس عبادت گزار کی خبر ہوئی تو آپ ایک دن اس کے پاس پہنچے لیکن اسے نماز اور ذکر اذکار میں مشغول دیکھ کر واپس چلے گئے، پھر رات کو اس کے پاس گئے تو اسے عزیز وغفار رب العالمین کے دربار میں سرگوشی و مناجات میں مگن پایا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا اور فرمایا: جناب والا! اپنے آپ پر نرمی کیجیے۔

عبادت گزار: اے اللہ کے نبی! مجھے خدشہ ہے مبادا اچانک غفلت میں انتقال کر جاؤں اور اپنے پروردگار کے حضور مجھ سے کوئی کوتاہی ہو جائے۔

موسیٰ علیہ السلام: کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟

عبادت گزار: آپ میرے لیے پروردگار سے اس کی رضا و خوشنودی کی دعا کر دیں اور میری یہ التجا بھی پہنچا دیں کہ وہ مجھے زندگی بھر صرف اپنی ہی خوشنودی

کے کاموں میں مشغول رکھے حتیٰ کہ میں اس سے جاملوں۔

موسیٰ علیہ السلام دعا ومناجات میں مشغول ہو گئے اور اپنے مولیٰ سے لذتِ کلام میں اس قدر ڈوب گئے کہ عبادت گزار کی باتیں یاد ہی نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: آپ سے میرے عبادت گزار بندے نے کیا کہا تھا؟

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: میرے پروردگار! تو ہی زیادہ جانتا ہے۔ اس نے تیری رضا و خوشنودی طلب کی ہے اور یہ درخواست بھی کی ہے کہ اس کی زندگی تیری ہی یاد میں گزرے حتیٰ کہ وہ تیرے دربار میں حاضر ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! اس عبادت گزار کے پاس جایئے اور کہیے کہ رات دن جتنی عبادت چاہے کر لے لیکن ہے وہ بہرحال جہنمی کیونکہ میرے صحیفے میں اُس کا نام گناہ گاروں کی فہرست میں درج ہے۔

موسیٰ علیہ السلام جب اس عابد کے پاس گئے اور پروردگار کے فیصلے سے اسے آگاہ کیا تو عابد نے کہا: سبحان اللہ! میں اپنے پروردگار کے فیصلے کو خوش آمدید کہتا ہوں، ہر چیز میرے پروردگار کے فیصلے کے مطابق رواں دواں ہے۔ اس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور اس کے فیصلے کو کوئی روک نہیں سکتا۔ یہ کہہ کر وہ عبادت گزار زور زور سے گریہ وزاری کرنے لگا...... پھر کچھ دیر کے بعد بولا:

اے موسیٰ! میرے پروردگار کے جاہ وجلال اور عزت وشان کی قسم! میں اس کے در سے پلٹنے والا نہیں اور اس فیصلے کو سن کر ہرگز مایوس نہیں بلکہ اب اپنے پروردگار سے میری محبت دوبالا ہو گئی ہے۔

اس کے بعد جب موسیٰ علیہ السلام دوبارہ اپنے پروردگار سے دعا ومناجات میں مشغول ہوئے

تو عرض کیا: میرے رب! جو کچھ تیرے عبادت گزار بندے نے کہا ہے اس سے تو اچھی طرح واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میرے اس بندے کو یہ خوشخبری سنا دیجیے کہ وہ جنتی ہے۔ میری رحمت نے اسے جالیا۔ اُسے یہ بھی بتا دیجیے کہ اس نے میرا یہ خوش کن فیصلہ اپنے صبر و رضا کے عوض حاصل کیا ہے کیونکہ میرا سابقہ کڑوا فیصلہ سن کر بھی وہ چیں بہ جبیں نہ ہوا تھا۔ اگر وہ آسمان و زمین بھر گناہ بھی ساتھ لائے تب بھی میں اسے بخش دوں گا، میں کریم اور غفار ہوں۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ خوشخبری اس عبادت گزار کو سنائی تو وہ سجدے میں گر گیا، پروردگار کی حمد و ثنا کرنے لگا اور زبانِ حال سے کہنے لگا:

سب کے دل میں ہے جگہ میری جو تُو راضی ہُوا
مجھ پہ گویا اِک زمانہ مہرباں ہو جائے گا!

پھر اس طویل سجدے ہی میں اُس نے اپنی جان جاں آفریں کے حوالے کر دی۔

النقوش الذهبية

(باللغة الأردية)

زیرِ نظر کتاب درحقیقت ایک پکچر گیلری ہے۔ اس میں اچھے اور بُرے دونوں طرح کے لوگوں کی زندگی کے سچے واقعات کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ یہ واقعات خود بھی توجہ سے پڑھیے اور اپنے بیوی، بچوں، بہن، بھائیوں، جملہ عزیز واقارب اور دوست احباب کو بھی ان کے مطالعے کی ترغیب دیجیے۔ تاکہ آپ کو الدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ کی نقد سعادت بھی حاصل ہوجائے۔ نیکی کا لازمی نتیجہ کامیابی اور فتح مندی ہے جب کہ گناہ چاہے کتنا ہی چھپ کر کیا جائے وہ ہمارا پیچھا کرتا ہے، اپنا تاوان لیتا ہے اور ندامت کے ساتھ سچی توبہ نہ کی جائے تو ہمیشہ خون کے آنسو رلاتا ہے۔

دارُالسّلام
کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی اِدارہ

ISBN NO.
9 786035 000017